سوال

(142) بسم اللہ کی جگہ ۷۸٦ لکھ سکتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خط یا کسی تحریر کے شروع میں ہمیں سکولوں میں یا ماں باپ نے ۷۸٦ لکھنا سکھایا تھا کہ اس کی طاقت کلمہ طیبہ کے برابر ہے لیکن ایک مولوی صاحب نے اسے غلط کہہ کر اپنی طرف سے ۷۸٦/۹۲ کی تعلیم جاری کی ہے اس پر مناسب روشنی ڈالیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی بھی تحریر کے شروع پر بسم اللہ لکھنا سنت نبوی ﷺ ہے اور مسلمانوں کو جس طرح کھانے پینے اور دوسرے کاموں کے آداب سکھائے گئے ہیں اسی طرح تحریر کے جو آداب ہیں ان میں بسم اللہ بھی شامل ہے لیکن برصغیر کے بعض علاقوں میں خط شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کی جگہ ۷۸٦ لکھنے کا رواج ہے جس کی وجہ آج تک ہماری سمجھ میں نہیں آئی کیونکہ اس کے لئے کوئی شرعی دلیل نہیں ہے لہٰذا ہمارے نزدیک ۷۸٦ یا ۷۸٦/۹۲ دونوں کا بسم اللہ کی جگہ لکھنا بے فائدہ اور خلاف سنت ہے۔ اصل طریقہ یہی ہے کہ تحریر کا آغاز بسم اللہ سے کیا جائے۔ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ لوگ خطوط کی حفاظت نہیں کرتے لہٰذا اللہ کے نام کی بے حرمتی سے بچنے کے لئے بسم اللہ کے متبادل ۷۸٦ لکھا جاتا ہے یہ دلیل کئی لحاظ سے غلط ہے۔

۱۔ اول اس لئے کہ ۷۸٦ کسی طرح بسم اللہ کا متبادل نہیں 'یہ مفروضہ ہی سرے سے غلط ہے کہ کوئی لفظ یا عدد بسم اللہ کا متبادل ہو سکتا ہے کیونکہ سلف صالحین سے کسی ایسی چیز کا ثبوت نہیں ملتا کہ اگر بسم اللہ کے عدد نکال کر انہیں لکھنے پڑھنے میں استعمال کر لیا جائے تو اس سے بسم اللہ کا مفہوم ادا ہو جائے گا یا مقصود پورا ہو جائے گا۔

۲۔ جہاں تک اس دلیل کا تعلق ہے کہ لفظ اللہ کی بے حرمتی کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے ۷۸٦ لکھا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ پھر اللہ یا محمد ﷺ کا لفظ کہیں بھی خط میں تحریر کے اندر استعمال نہیں کرنا چاہئے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انہی خطوط کے اندر جنہیں لوگ ۷۸٦ سے شروع کرتے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے کئی بار نام لکھتے ہیں وہاں کوئی بھی احتیاط ملحوظ نہیں رکھتا کہ لفظ جلالہ کی توہین ہو جائے گی۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے جو غیر مسلموں کی خطوط لکھے ان کو بسم اللہ اور رسول اللہ کے الفاظ سے شروع کیا حالانکہ غیر مسلموں سے تو ان خطوط کی عزت کی توقع ہی نہ تھی لیکن پھر بھی آپ نے بے حرمتی کے ڈر سے بسم اللہ اور لفظ اللہ ترک کر کے ان کی جگہ ان الفاظ کے عدد نہیں لکھے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب ملکہ سبا کو خط لکھا تھا اس وقت وہ کافر تھی لیکن اس کے باوجود آپ نے اپنے خط میں بسم اللہ کے الفاظ تحریر کئے نہ کہ اس کے عدد۔ ارشاد ربانی ہے

إِنَّهُ مِن سُلَيمـٰنَ وَإِنَّهُ بِسمِ اللَّهِ الرَّحمـٰنِ الرَّحيمِ ٣٠ ... سورة النمل

''بے شک یہ خط سلیمان ؑ کی طرف سے ہے اور اللہ کے نام سے شروع کیا گیا ہے جو بہت مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے۔''

ان دلائل کی روشنی میں مسئلہ پوری طرح واضح ہوگیا ہے کہ شرعی طور پر بسم اللہ کی جگہ نہ ۸۶، کی گنجائش ہے اور نہ ۷۸۶/۹۲ لکھنے کی بلکہ پوری بسم اللہ لکھنی چاہیے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص320

محدث فتویٰ